ہزاروں مسائل شرعیہ کا
بیش بہا خزانہ
فتاویٰ اجملیہ
بدر الفقہاء حضرت علامہ مفتی شاہ
مولانا محمد اجمل قادری رضوی علیہ الرحمۃ
شبیر برادرز

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ (الحديث)

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

ہزاروں فتاویٰ پر مشتمل مسائل شرعیہ کا بیش بہا خزانہ

اجمل الفتاویٰ

المعروف بہ

فتاویٰ اجملیہ

جلد چہارم

عمدۃ المحققین سلطان المناظرین اجمل العلماء بدر الفضلاء

حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اجمل صاحب قادری رضوی اشرفی نعیمی علیہ الرحمۃ والرضوان

شبیر برادرز

۴۰۔ اردو بازار۔ زبیدہ سنٹر ○ لاہور

نام کتاب ٭=٭=٭ **اجمل الفتاوی** المعروف بہ **فتاوی اجملیہ** (جلد چہارم)
مصنف ٭=٭=٭ اجمل العلماء حضرت علامہ مفتی الشاہ محمد اجمل صاحب سنبھلی
تبییض وترتیب ٭=٭=٭ محمد حنیف خاں رضوی بریلوی صدر المدرسین جامعہ نور بریلی شریف
محرک ٭=٭=٭ حضرت علامہ مولانا محمد منشاء تابش قصوری (صدر ادارہ ریاض المصنفین پاکستان)
مؤید ٭=٭=٭ مولانا صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری (چیئرمین ادارہ تحقیقات رضا انٹرنیشنل کراچی)
پروف ریڈنگ ٭=٭=٭ محمد عبدالسلام رضوی - محمد حنیف خاں رضوی
کمپوزنگ ٭=٭=٭ محمد غلام مجتبیٰ بہاری - محمد زاہد علی بریلوی - محمد منیف رضا خاں بریلوی
٭=٭=٭ زین العابدین بہاری - محمد عفیف رضا خاں بریلوی
سن اشاعت ٭=٭=٭ فروری ۲۰۰۵ء
تعداد ٭=٭=٭ ۵۰۰
ناشر ٭=٭=٭ شبیر برادرز اُردو بازار لاہور
مطبع ٭=٭=٭ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
قیمت ٭=٭=٭ فی جلد 250 روپے (مکمل سیٹ 1000 روپے 4 جلد)

ملنے کے پتے

ادارہ تحقیقات رضا انٹرنیشنل رضا چوک ریگل (صدر) کراچی
ادارہ پیغام القرآن زبیدہ سنٹر 40 اُردو بازار لاہور
مکتبہ اشرفیہ مریدکے (ضلع شیخوپورہ)
احمد بک کارپوریشن کمیٹی چوک راولپنڈی
مکتبہ ضیائیہ بوہڑ بازار راولپنڈی
مکتبہ قادریہ عطاریہ موتی بازار راولپنڈی
مکتبہ غوثیہ ہول سیل پرانی سبزی منڈی کراچی
ضیاء القرآن پبلی کیشنز اُردو بازار کراچی
مکتبہ رضویہ آرام باغ روڈ کراچی
مکتبہ رحیمیہ گوالی لین اُردو بازار کراچی

فہرست مسائل جلد چہارم

باب الحظر ٣

(۳) اگر یہ مولوی صاحب یہی کہتے ہیں جو جواب دوم میں مذکور ہوا تو عالم دین کی مسلمانوں پر عزت ضروری، انکا وعظ سننا ثواب، انکا مرید ہونا امر خیر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

(۴) واقعی کسی صحیح العقیدہ سنی مسلمان کو بلاثبوت منافق، یا دین سے پھرا ہوا کہنا، یا چھپا پنا گناہ عظیم جس کی توبہ لازم۔ اور خفیہ گناہ کی خفیہ توبہ کافی ہے اور علانیہ کی علانیہ ضروری ہے۔ مگر اس زمانہ میں تو گمراہ وبدعقیدہ بھی اپنے آپ کو سنی صحیح العقیدہ بتانے لگے ہیں تو ان کی گمراہی کے ثبوت کے بعد ان کو دین سے پھرا ہوا اور منافق کہنا۔ یا گمراہ و بیدین چھپا پنا عالم دین کا فریضہ ہے، کہ لوگ اس کے دام فریب میں نہ پھنس جائیں۔

حدیث شریف میں ہے:

اذا ظهرت الفتن و سب اصحابی فليظهر العالم علمه الحديث رواه الخطيب البغدادی فی جامعه ـ والله تعالیٰ اعلم ـ

(۵) کسی جگہ کوئی بزرگ کا چلہ، یا ان کی گدی محض بنانے یا مقرر کرلینے سے تو یہ نہیں ہوسکتا جب تک اسکا کوئی ثبوت شرعی نہ ہو۔ اور جب اس کا کوئی ثبوت ہو تو اس جگہ کو ان بزرگ سے نسبت حاصل ہو گئی، اور جب نسبت حاصل ہوگئی تو وہاں جانا اور ایصال ثواب کرنا، اس جگہ کی تعظیم کرنا، بلاشک جائز ہے اور اقوال وافعال سلف صالحین سے ثابت ہے، جس کے بکثرت حوالجات پیش کئے جاسکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

(۶) کوئی عالم دین ہو کر ایسی بات کیسے کہہ سکتا ہے؟۔ ہاں نعت شریف پڑھنا، سلام پڑھنا بلاشک جائز اور باعث اجر وثواب ہے۔ اور جھنڈے کا اٹھانا جب کسی مقصد خیر کیلئے ہو وہ کوئی ممنوع نہیں، دف اور باجے کا بجانا ممنوعات سے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

(۷) جب مشروع مرثیہ کی مجلس ہو اور اس میں کوئی امر مشروع نہ ہو اگرچہ وہ رنڈی کے گھر پر ہو تو وہ بھی مجلس ذکر ہے۔ اس کی محض سماعت کرنے میں کوئی شرعی الزام عائد نہیں ہوتا۔ ہاں جب اس میں کوئی خلاف مشروع چیز لازم آئے، یا کسب حرام کے روپیہ سے خرید کردہ شیرینی لے تو ضرور ممنوع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

کتبہ: المعتصم بذیل سید کل نبی ومرسل، الفقیر الی اللہ عزوجل،
العبد محمد اجمل غفرلہ الاول، ناظم المدرسۃ اجمل العلوم فی بلدۃ سنبھل

مسئلہ (۹۶۴)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع عظام دامت برکاتہم العالیہ مسئلہ حسب ذیل میں
چند آدمی یا ایک آدمی کھاتے ہوں یا کھانا کھانے بیٹھے ہوں اور کوئی غیر شخص آئے۔ قاعدہ ہے کہ جب کوئی آتا ہے اور کھانا کھاتے ہوں یا کھانے بیٹھے ہوں تو اس آئے ہوئے شخص سے کہہ دیتے ہیں کہ آؤ کھانا کھالو وہ شخص جواب میں کہتا ہے، بسم اللہ کرو۔ سوال یہ ہے کہ ان دونوں صورتوں میں کھانا کھاتے ہوں یا بیٹھے ہوں تو اس دوسرے شخص سے یہ کہنا کہ آؤ کھانا کھالو جواب میں وہ بسم اللہ کرو۔ یہ کہنا درست و صحیح ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو جو یہ کہتا ہے اس پر شرعا کیا حکم ہے؟

الجواب

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم
قرآن کریم کے کسی جملہ کا آپس کی گفتگو میں کسی سوال کے جواب میں استعمال کرنا بے ادبی ہے اور عظمت قرآنی کے خلاف ہے۔ اسی بناپر بسم اللہ شریف جو آیت قرآنی ہے اس کو بھی ایسی جگہ ہرگز ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ لیکن اگر کسی مسلمان نے کھانا کھانے کے لئے بلانے والے کے جواب میں کہہ یا کہ تم بسم اللہ کرو تو یہ اس کی غلطی ہے۔ مگر اس پر اس کی تکفیر نہیں کیجائے گی اور اس کے قول کی تاویل کردی جائے گی۔ یعنی حکم بسم اللہ کے موقع اجازت میں کہنے کا ہے۔

شرح فقہ اکبر میں ہے:

قال البدر الراشد او صاحب الفتاوی التسمية سمعت عن بعض الاكابر انه قال موضع الامر للشئی او قال موضع الاجازة بسم الله مثل ان يقول احد ادخل او اقوم او اصعد او اسير او اتقدم فقال موضع المستشار بسم الله يعنی به آذنتك فيما استاذنت كفر يعنی حيث وضع كلام الله موضع مهانه توجب اهانة و هذا تصوير مسئلة الاجازة واما تصوير مسئلة الامر للشئی فهو ان صاحب الطعام يقول من حضر بسم الله وهذه المسئلة كثير الوقوع فی هذا الزمان وتكفيرهم حرج فی الاديان والظاهر المتبادر من صنيعهم هذا انهم يتأدبون مع المخاطب حيث لا يشافهونه بالامر يتاركون بهذه الكلمة مع احتمال تعلقه بالفعل المقداری كل بسم الله فهو ادخل باسم الله على ان متعلق البسملة فی غالب احوال يكون محذوفا و من الافعال فالمقصود انه لا ينبغی